96531- جہنم سے نکل کر جنت میں جانے والا جنت میں فائدہ کیسے حاصل کریگا ؟

سوال

جو شخص کچھ دیر جہنم میں رہا اور پھر اسے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے تو وہ جنت میں کس طرح فائدہ حاصل کریگا ؟
اور جہنم میں گزرے ہوئے وقت کے نفسیاتی دباؤ کے ہوتے ہوئے وہ جنت کے فائدہ کو کس طرح محسوس کرینگے ؟

پسندیدہ جواب

اہل سنت والجماعت کا اعتقاد ہے کہ مسلمانوں میں سے کچھ ایسے افراد بھی ہونگے جو بغیر حساب وکتاب اور عذاب کے جنت میں داخل ہونگے، اور کچھ ایسے ہونگے جو بغیر حساب کے جنت میں جائینگے، اور کچھ ایسے ہونگے جو جہنم میں آگ کا عذاب چکھنے کے بعد جنت میں جائیگے، جتنا اللہ چاہے گا انہیں عذاب ہوگا اور پھر وہ جنت میں داخل کر دیے جائینگے.

ان کا جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کرنا انہیں جنت میں شقاوت و بدبختی یا پھر ناامیدی میں نہیں ڈالے گا؛ کیونکہ جنت تو نعمتوں والا گھر ہے، اور ان کو بھی وہی کچھ ملے گا جو باقی جنتیوں کو ملے گا جس کا کتاب و سنت میں ذکر بھی کیا گیا ہے.

دلائل میں یہ نہیں ملتا کہ جو لوگ جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کیے جائینگے انہیں جہنم میں عذاب کی وجہ سے کوئی پریشانی ہوگی، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے افراد کی ہمیں علامات و نشانیاں بھی بتائیں ہیں، جس میں سے کچھ درج ذیل ہیں :

1 انہیں آب حیات والی نہر میں ڈالا جائیگا اور وہ نئے سرے سے اگیں گے.

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائینگے تو اللہ عزوجل کہیں گے :

جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہے اسے جہنم سے نکال دو، تو انہیں نکال لیا جائیگا، وہ جل گئے ہونگے اور جل کر سیاہ کوئلہ بن چکے ہونگے، تو انہیں نہر حیات میں ڈالا جائیگا، تو وہ اس طرح اگنا شروع ہونگے جس طرح سیلاب کے پانی میں دانہ اگتا ہے "

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا تم دیکھتے نہیں کہ وہ دانہ پیلا لپٹا ہوا اگتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6192) صحیح مسلم حدیث نمبر (184).

امتحشو : یعنی وہ جل چکے ہونگے، اور المحش : جلد کے جلنے اور ہڈیاں ظاہر ہونے کو کہا جاتا ہے.

دیکھیں : النھایۃ فی غریب الحدیث (302/4).

حمما : یعنی وہ کوئلے کی طرح سیاہ جسم ہو چکے ہونگے.

دیکھیں : النھایۃ فی غریب الحدیث (444/1).

الحبۃ : حاء پر زیر ہے، بیج کو حبہ کہا جاتا ہے، جو سبزي گھاس وغیرہ کا بیج ہے اور یہ سیلابی پانی کے کناروں وغیرہ پر اگ آتا ہے.

حمیل السیل : حاء پر زبر اور میم پر زیر ہے، سیلابی پانی کے اوپر جو مٹی اور جھاگ وغیرہ ہوتی ہے، اس کا معنی یہ ہے کہ : جو سیلابی پانی اپنے ساتھ لاتا ہے، اس سے مراد اگنے میں تشبیہ دینا ہے کہ اس کی طراوت اور تیزی اور خوبصورتی کتنی ہوتی ہے.

دیکھیں : شرح مسلم نووی (3/22-23).

2 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے کہ جہنم سے نکلنے کے بعد ان کی حالت بدل جائیگی.

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنمیوں کے بارہ میں فرمایا :

" جہنمی جہنم میں جانے کے بعد نکالے جائنگے، وہ وہاں سے نکلیں گے گویا کہ وہ تلوں کی لکڑیاں ہیں، انہیں جنت کی ایک نہر میں داخل کیا جائیگا تو وہ اس میں غسل کرینگے اور وہاں سے نکلیں گے تو اس طرح ہونگے جیسے سفید کاغذ ہوتا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (191).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

قولہ : وہ وہاں سے نکلیں گے گویا کہ تلوں کی لکڑیاں ہیں " دو سین بغیر نقطہ کے پہلی پر زبر اور دوسری پر زیر ہے اور یہ سمسم کی جمع ہے جس سے تیل نکالا جاتا ہے، امام ابو سعادات المبارک بن محمد بن عبد الکریم الجزری معرف ابن اثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں : اس کا معنی واللہ اعلم یہ ہے کہ :

سماسم سمسم کی جمع ہے، اس کی لکڑیاں جب اتار کر درخت میں رکھی جائیں تاکہ اس کے دانے باریک اور سیاہ اتاریں جائیں گویا کہ وہ جلی ہوئی ہیں اس طرح اس سے یہ لوگ مشابہ ہوئے.

قولہ : وہ وہاں سے نکلیں گے گویا کہ وہ سفید کاغذ ہیں "

یہ قرطاس کی جمع ہے قاف پر زیر اور پیش کے ساتھ دو لغت ہیں اور یہ : اس صحیفے اور کاغذ کو کہا جاتا ہے جس میں لکھا جائے، انہیں اس سے اس لیے تشبیہ دی گئی ہے کہ یہ غسل کرنے کے بعد بہت زیادہ سفید ہونگے اور ان کی ساری سیاہی ختم ہو جائیگی.

دیکھیں : شرح مسلم (3/52).

اور بخاری کی روایت میں ہے :

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" سفارش کے ساتھ جہنم سے لوگ اس حالت میں نکلیں گے کہ وہ ثغاریر ہیں، میں نے عرض کیا کہ ثغاریر کیا ہیں ؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : الضغابیس "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6190).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ثغاریر کے متعلق ابن اعرابی کہتے ہیں : یہ چھوٹی ککڑی ہی اور ابو عبید کا قول بھی یہی ہے.

اس کا مقصود باریکی اور سفیدی کا وصف بیان کرنا ہے.

اور ضغانیس کے متعلق اصمعی کہتے ہیں :

یہ ایسی چیز ہے جو گھاس کی جڑیں اگتی اور ہلیون بوٹی کے مشابہ ہوتی ہے جو بھون کر تیل اور سرکہ کے ساتھ کھائی جاتی ہے.

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ : یہ درخت اور اذخر گھاس کی جڑیں ہوتی ہے اور تقریبا ایک بالشت لمبی اور انگلی جتنی باریک ہوتی ہے اور اس کے پتے نہیں ہوتے اور ذائقہ نمکین ہوتا ہے.

اور حربی کی غریب الحدیث میں درج ہے :

الضغبوس : ایک بوٹی ہے جو انگلی جتنی لمبی ہوتی ہے، اس سے کمزور شخص کو تشبیہ دی گئی ہے.

تنبیہ :

ان کی صفت کی یہ تشبیہ اس وقت کی ہے جب وہ اگ جائیں گے، لیکن جب وہ جہنم سے نکلیں گے تو وہ کوئلہ کی طرح سیاہ ہونگے جیسا کہ اس کے بعد والی حدیث میں آ رہا ہے.

دیکھیں : فتح الباری (429/11).

3 ان میں سے ہر ایک شخص لولو موتی کی طرح ہوگا، اور اللہ سبحان و تعالی اس پر اپنی رضامندی نازل کریگا اور کبھی بھی ناراض نہیں ہوگا.

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"... اللہ سبحانہ و تعالی کہے گا : فرشتے بھی سفارش کر چکے، اور انبیاء نے بھی سفارش کرلی، اور مومن بھی سفارش کر چکے ہیں، اور اب ارحم الراحمین کے علاوہ کوئی نہیں ہے، چنانچہ اللہ ارحم الراحمین آگ سے ایک مٹھی بھریں گے اور ایسے لوگوں کو نکالیں گے جنہوں نے کبھی بھی کوئی نیکی اور خیر کا کام نہ کیا ہوگا اور وہ جل کر کوئلہ بن چکے ہونگے.

انہیں جنت کے سامنے ایک نہر میں ڈالا جائیگا جسے نہر حیات کہا جاتا ہے، تو وہ اس نہر سے اس طرح نکلیں گے جیسے بیج سیلابی پانی میں اگتا ہے...

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تو وہ موتی کی طرح نکلیں گے ان کی گردنوں میں مہر ہوگی جنتی انہیں پہچانتے ہونگے، کہ یہ لوگ اللہ کے آزاد کردہ ہیں جنہیں اللہ سبحانہ و تعالی نے بغیر کسی عمل اور نیکی کا کام کیے ہی جنت میں داخل کیا ہے.

پھر اللہ سبحانہ وتعالی فرمائيگا : تم جنت میں داخل ہوجاؤ تم جو کچھ دیکھتے ہو وہ تمہارا ہے ، تو وہ عرض کریں گے : اے ہمارے پروردگار تو نے ہمیں وہ کچھ دیا ہے جو جہان والوں میں سے کسی کو بھی نہیں دیا، تو اللہ عزوجل فرمائینگے :

میرے پاس تمہارے لیے اس سے بھی بہتر چیز ہے ، تو وہ عرض کرینگے اے ہمارے پروردگار اس سے افضل کیا چیز ہے ؟

تو اللہ عزوجل فرمائیگا : میری رضا و خوشنودی ہے ، میں تم پر کبھی بھی ناراض نہیں ہونگا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (7002) صحیح مسلم حدیث نمبر (183).

یہ عظیم حدیث ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم سے نکل کر جنت میں جانے والوں کی حالت بیان کی ہے ، اور اس میں ان لوگوں کی ایسی عزت و تکریم بیان ہوئی ہے جو اللہ انہیں ہبہ فرمائیگا ، جو اللہ کے فضل و کرم میں شامل ہوتا ہے وہ عزت و تکریم والی اشیاء درج ذیل ہیں :

ا نہر حیات میں ڈالا جانا اور نئے سرے سے پیدائش.

ب وہ نہر سے اس طرح نکلیں گے جیسے موتی ہوتا ہے اور ان کی گردنوں میں مہریں ہونگی.

ج اللہ سبحانہ وتعالی انہیں وہ کچھ عطا کریگا جو انہیں جنت میں نظر آئیگا اور جو پائیں گے.

د ان نعمتوں اور انتہائی خوشی و سرور حاصل ہونے کی وجہ سے ان کا گمان ہوگا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے ان کی وہ عزت و تکریم کی ہے جو کسی اور کی نہیں کی.

ھ ان پر اللہ سبحانہ وتعالی کی رضامندی و خوشنودی نازل ہوگی ، اور اللہ ان پر کبھی بھی ناراض نہیں ہوگا.

جنت میں داخل ہونے والوں کی اللہ کی جانب سے عزت و تکریم اس سے بھی واضح اور یقینی ہوتی ہے :

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" مجھے اس آخری شخص کا علم ہے جو سب سے آخر میں جہنم سے نکال کر سب سے آخر میں جنت میں داخل کیا جائيگا ، وہ شخص جہنم سے گھسٹ کر نکلے گا ، تو اللہ عزوجل اسے کہینگے :

جاؤ جا کر جنت میں داخل ہوجاؤ ، تو وہ شخص جنت کی جانب جائيگا تو اسے ایسا لگے گا کہ جنت تو بھری ہوئی ہے ، وہ واپس آکر عرض کریگا : اے میرے پروردگار جنت تو بھری ہوئی ہے ، تو اللہ سبحانہ وتعالی کہے گا :

جاؤ جا کر جنت میں داخل ہوجاؤ ، تو وہ شخص جائيگا تو اسے ایسا خیال ہوگا کہ جنت تو بھری ہوئی ہے ، وہ پھر واپس آکر عرض کریگا : اے اللہ میں نے اسے بھرا ہوا پایا ہے ، جاؤ جا کر جنت میں داخل ہوجاؤ ، تجھے جنت میں دنیا اور اس کے دس گناہ جتنی جگہ ملے گی یا فرمایا : تجھے دنیا کی دس مثل ملے گا تو وہ شخص عرض کریگا :

اے اللہ کیا مجھ سے مذاق کر رہے ہو یا کہے گا میرے ساتھ ہنسی کر رہے ہو حالانکہ تو مالک الملک اور بادشاہ ہے ، راوی بیان کرتے ہیں کہ : میں نے دیکھ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آپ کی داڑھ نظر آنے لگیں ، اور آپ فرمایا رہے تھے : یہ شخص جنت میں سب سے کم درجہ اور مقام والا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6202) صحیح مسلم حدیث نمبر (186).

4ان پر جہنمیوں یا جبار کے آزاد کردہ کے نام کا اطلاق ہوگا، اور پھر بعد میں یہ نام ختم کر دیا جائیگا.

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" کچھ لوگ آگ سے نکلیں گے کہ انہیں آگ کا عذاب جلا چکا ہوگا، چنانچہ وہ جنت میں داخل ہونگے اور جنتی انہیں جہنمیوں کے نام سے پکاریں گے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6191).

اور مسند احمد میں انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" ...چنانچہ وہ جنت میں داخل ہونگے اور جنتی انہیں کہیں گے : یہ لوگ جہنمی ہیں!! تو اللہ جبار فرمائیگا : بلکہ یہ جبار عزوجل کے آزاد کردہ ہیں "

مسند احمد حدیث نمبر (12060) اسے ابن مندہ نے الایمان (847/2) اور ابن خزیمہ (710/2) میں اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے حکم تارک الصلاۃ (33) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور ابن حبان میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" .....جنت میں انہیں جہنمیوں کے نام سے پکارا جائیگا کیونکہ ان کے چہرے سیاہ ہونگے، تو وہ عرض کریں گے : اے ہمارے پروردگار ہمارا یہ نام ختم کر دے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تو اللہ سبحانہ وتعالی انہیں جنت کی نہر میں غسل کرنے کا حکم دینگے، تو اس طرح اس کا یہ سیاہ رنگ ختم ہو جائیگا "

ابن حبان (458/16) نے اسے صحیح کہا ہے، اور شعیب ارناؤوط نے بھی صحیح کہا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ جنت میں ایک بار غسل کے لیے ڈبکی لگانے سے ہی مسلمان شخص ہر تنگی اور تکلیف کو بھول جائیگا جو اسے دنیا میں حاصل ہوئی تھی، تو پھر جس شخص کا مستقل ٹھکانہ اور گھر جنت ہو اس کی حالت کیا ہوگی؟!

اور یہ بعید نہیں کہ یہ تکلیف اور تنگی اس کو بھی شامل ہو جو مسلمان کو آگ میں رہتے ہوئے حاصل ہوئی تھی.

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" روز قیامت جہنم والوں سے اس شخص کو لایا جائیگا جو دنیا میں سب سے زیادہ ناز و نعمت والا تھا تو اسے جہنم کی آگ میں ایک ڈبکی دی جائیگی اور پھر اسے کہا جائیگا :

اے ابن آدم کیا تو کبھی کوئی خیر دیکھی ہے؟ کیا تجھ پر کبھی کوئی نعمت اور آسودگی بھی آئی ہے؟

تو وہ کہے گا : اے میرے پروردگار اللہ کی قسم نہیں.

اور جنتیوں میں سے ایسے شخص کو لایا جائیگا جو دنیا میں سب سے زیادہ تکلیفوں اور اذیت میں رہا اور اسے جنت میں ایک ڈبکی دی جائیگی اور اسے کہا جائیگا : اے ابن آدم کیا تم نے کبھی کوئی تکلیف اور اذیت بھی دیکھی ہے؟

تو وہ عرض کریگا : اے میرے پروردگار اللہ کی قسم کبھی نہیں مجھ پر کبھی کوئی تنکلیف نہیں آئی ، اور نہ ہی میں نے کبھی کوئی تنگی دیکھی ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2807).

جنت میں ڈبکی لگانے سے ہر تنکلیف واذیت اور تنگی بھول جائیگی حتی کہ آگ کا عذاب بھی اس کے علاوہ ہم نے جو بیان کیا ہے کہ نہر حیات میں ڈالے جانے کے بعد انکی حالت بھی بدل جائیگی اس کی دلیل صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث میں پائی جاتی ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جو شخص جنت میں داخل ہوگا اسے نعمتیں حاصل ہونگی اور وہ کبھی بھی تنگی و تنکلیف نہیں اٹھائیگا ، نہ تو اس کا لباس بوسیدہ ہوگا ، اور نہ ہی اس کی جوانی ختم ہوگی "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2836).

یہ نعمتیں جنت میں داخل ہونے والے سے یقینی طور پر تنگی و تنکلیف کی نفی کرتی ہیں ، اور جنت میں داخل ہونے والے کے لیے عام ہے ، چاہے وہ پہلے جہنم میں داخل ہوا ہو یا داخل نہ ہوا ہو.

قاضی رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

"اس کا معنی یہ ہے کہ جنت ثبات اور قرار کا گھر ہے ، اور اس میں کسی بھی تبدیلی کا امکان نہیں ؛ چنانچہ نہ تو اس کی نعمت میں کوئی تنکلیف و تنگی پائی جاتی ہے ، اور نہ ہی اس میں کوئی فساد و تبدیلی ہوگی ... "

دیکھیں : تحفۃ الاحوذی (194/7).

اس سب کچھ کی بنا پر اللہ سبحانہ و تعالی نے اہل جنت کا جنت میں داخل ہونے کے بعد حال بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے :

} اور وہ کہیں گے سب تعریفات اس اللہ کی ہی ہیں جس نے ہم سے غم و پریشانی اور تنکلیف کو دور کیا ، یقینا ہمارا پروردگار بڑا بخشش والا اور بڑا قدردان ہے ، جس نے ہم اپنے فضل و کرم سے ہمیشہ رہنے کے مقام میں لا اتارا جہاں نہ ہم کو کوئی تنکلیف پہنچے گی اور نہ ہم کو کوئی خستگی پہنچے گی { فاطر (34-35).

شیخ سعدی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں :

" یعنی : وہ گھر جس میں ہمیشہ کے لیے رہنا ہوگا ، اور وہ گھر جس میں رہنا مرغوب ہے ، کیونکہ وہاں کثرت خیرات ہے اور اس کی خوشی و سرور مسلسل ہے ، اور وہاں کوئی تنگی اور تنکلیف نہیں.

اور یہ ہم پر اللہ سبحانہ و تعالی کے فضل و کرم کی بنا پر ہے نہ کہ ہمارے اعمال کی وجہ سے ، اگر اللہ سبحانہ و تعالی کا فضل و کرم نہ ہو تو ہم اس تک نہ پہنچ پاتے جہاں پہنچ گئے ہیں.

} جہاں نہ ہم کو کوئی تنکلیف پہنچے گی اور نہ ہم کو کوئی خستگی پہنچے گی {

یعنی: اس جنت میں نہ تو جسمانی تھکاوٹ ہوگی، اور نہ ہی دل اور قوی کی تھکاوٹ، اور نہ ہی کثرت تمتع میں تھکاوٹ ہوگی، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی جنتیوں کے جسموں کو پوری صحت میں کردیں گے، اوران کے لیے ایسے اسباب مہیا کرینگے جو ہمیشہ کے لیے راحت کا باعث ہوں، جو اس صفت کے ساتھ ہونگے کہ انہیں نہ تو کوئی تکلیف اور تنگی ہوگی اور نہ ہی تھکاوٹ آئیگی، اور نہ کوئی غم اور پریشانی "

دیکھیں: تفسیر السعدی (689).

واللہ اعلم.